REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸ — شمارہ ۲۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالک غیر ۳۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516.

۲۳ شعبان ۱۳۹۹ ھ — ۱۹ وفا ۱۳۵۸ ہش — ۱۹ جولائی ۱۹۷۹ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم داؤد احمد صاحب (داماد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش) کی زبانی مورخہ ۱۱ کی اطلاع منظر ہے کہ:

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ وفا (جولائی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی اپریشن کی جگہ تو ٹھیک ہے البتہ ایک ٹانگ میں چند یوم سے تکلیف چل رہی ہے احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان میں ہفتہ قرآن مجید پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا

قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان میں اس مرتبہ ہفتہ قرآن مجید کے بابرکت اجلاسات ۴ جولائی سے شروع ہو کر ۱۰ جولائی تک جاری رہے یہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء منعقد ہوتے احباب، مستورات بعض دنوں میں کافی گرمی کے باوجود بڑے ذوق شوق سے ان میں شامل ہو کر مستفید ہوتے آخری روز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بھی حاضرین کو اپنے بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

چنانچہ مورخہ ۴ جولائی کو ہفتہ قرآن مجید کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے

فضائل قرآن مجید

کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے متعدد آیات قرآنیہ کو پیش کر کے قرآن مجید کے عالمگیر، دائمی اور مکمل شریعت ہونے اور اس کے محفوظ کلام کو فضائل قرآن مجید کے دلائل کے رنگ میں پیش کیا آخر میں آپ نے حاضرین اور خاص کر نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی زندگیاں اس افضل و اکمل کتاب کے مطابق ڈھالیں

دوسرا اجلاس مورخہ ۵ جولائی کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے

قرآن مجید کی تاثیرات

کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید وہ عظیم الشان شریعت ہے جس کی روحانی تاثیرات کے نتیجہ میں عربوں کے دل و دماغ بدل گئے وہ بتوں کی عبادت کو چھوڑ کر خدائے واحد کے پرستار بنے تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کے شرف سے نوازتا ہے۔

ہفتہ قرآن مجید کا تیسرا اجلاس مورخہ ۶ جولائی کو زیر صدارت محترم جناب منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

تلاوتِ قرآن کی برکات

کے موضوع ایک دلچسپ تقریر کی آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی عبارت اس قدر اثر انگیز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار مکہ اس کے عظیم اثرات سے اپنے آپ کو باوجود کوشش کے محفوظ نہ رکھ سکے بلکہ صحابہ کرامؓ کی سحر انگیز تلاوت قرآن مجید نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اب بھی ایسی برکات نصیب ہو سکتی ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت انسان کے دل سے نکلے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسلمان قرآن مجید کے احکامات کی عملی تصویر بن جائے۔

چوتھے دن مورخہ ۷ جولائی کو ہفتہ قرآن مجید کے اجلاس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب، وکیل المال تحریک جدید و انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے

قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے

کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مختلف آیات قرآنیہ سے اس امر کو واضح رنگ میں پیش کیا کہ قرآن مجید ایک جامع شریعت ہے۔ آپ نے قرآن مجید سے قبل نازل ہونے والی دیگر کتب کے متعلق بیان کیا کہ ان کی تعلیمات مختص القوم و مختص الزمان تھیں اور آخر کے اس زمانہ میں ان پر عمل نہیں ہو سکتا لیکن قرآن مجید کی تعلیمات پر تا قیامت ہر قوم و ملک کا انسان بسہولت عمل کر سکتا ہے۔

مورخہ ۸ جولائی کو ہفتہ قرآن مجید کے اجلاس کی صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے فرمائی اور تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار (منیر احمد خادم) نے

قرآن مجید کی تعلیمات

کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر میں بتایا کہ قرآن مجید کی تعلیمات کے دو ہی بڑے حصے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تفصیلی رنگ میں اپنی تقریر میں پیش کر کے آخر میں قرآن مجید کی احسن و اکمل تعلیمات پر عمل کرنے کی برکات بھی پیش کیں۔

چھٹے دن مورخہ ۹ جولائی کو جلسے کی صدارت محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے فرمائی اور تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے

جماعت احمدیہ اور خدمتِ قرآن

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے شروع میں موصوف نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قرآن مجید کی تعلیمات کو مسلمان پس پشت ڈال دیں گے اور پھر ایک فارسی الاصل اس کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفائے عظام کی خدمتِ قرآن کے نتیجہ میں قرآن مجید کی تعلیمات پر اب پھر عمل ہو رہا ہے۔ قرآن مجید کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ اور

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹرز صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ اروفا ۱۳۵۸ ہش

مذہب کے بارہ میں

کمیونسٹ نظریہ میں حیرت انگیز تبدیلی

دنیا میں اگر مذہب اور خدا میں یقین رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد ہمیشہ موجود رہی ہے تو دنیا میں ایسے افراد بھی گذرے ہیں جو نہ تو خدا کے وجود پر یقین رکھتے رہے ہیں اور نہ اپنے آپ کو کسی مذہب کے ساتھ باندھنے کے لئے تیار۔ گو نظریاتی لحاظ سے ہر شخص کو اس بات کا پیدائشی حق حاصل ہے کہ وہ جس کسی نظریہ اور عقیدہ کو پسند کرے اُس پر کسی دوسرے کو جبر اور تشدد کرنے کی اجازت نہیں اور فطرت انسانی بھی اس طرح کہ جبر و تشدد کو قبول نہیں کرتی۔ لیکن جب بات دلیل اور واضح ثبوت کے ساتھ مدلل رنگ میں پیش کی جائے تو ہر شخص کو اپنے اپنے دائرہ میں اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرنے اور اس کی تبلیغ کا حق عین انصاف ہے۔

منکرینِ مذاہب نے ہر زمانہ میں مقدور بھر کوشش کی ہے کہ کسی نہ کسی طریق سے وہ لوگوں کو برگشتہ کر لیں اور مذہبی خیالات کو لوگوں کے دلوں سے نکال دیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ منکرین مذہب کبھی بھی اپنی اس کوشش اور سعی میں کامیاب و کامران نہیں ہو سکے قرآن کریم نے سورۃ شوریٰ میں اس زبردست حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

(سورت شوریٰ آیت نمبر ۱۶)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں (کہ کوئی خدا نہیں) حالانکہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس آواز کو قبول کر چکی ہے (اور خدا کی ہستی پر ایمان اور یقین رکھتی آئی ہے) ان مخالفین کی پیش کردہ دلیل ان کے رب کے حضور قطعی باطل اور بے ثبوت ہے۔ ان پر غضب نازل ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب مقدر ہے۔

اس آیت کریمہ میں مذہب کی صداقت کا زبردست واقعاتی ثبوت بیان کیا گیا ہے کہ منکرین مذاہب اپنی شدید مخالفت کے باوجود مذہب کو مٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مذہب دنیا میں ہمیشہ قائم رہا نہ صرف یہ کہ قائم رہا بلکہ سچے خدا کی طرف سے (جو مذہب کی جان اور جڑ ہے) لا مذہبیت، الحاد اور دہریت پر وقتاً بعد وقتٍ کاری ضرب پڑتی رہی ہے۔

پہلے زمانوں میں تو ملحدوں اور منکرینِ مذہب کی کوششیں انفرادی نوعیت کی تھیں لیکن یہ زمانہ اجتماعیت کا ہے ہر خیر اور شر میں اجتماعیت کے نتیجہ میں اچھے اور بُرے پہلو زیادہ اُجاگر ہو کر سامنے آ رہے ہیں الحاد، بے دینی اور انکار مذہب ہی کو لے لیں اس زمانہ میں مارکسی اور کمیونسٹ اس بارہ میں منظم طریق پر خدا اور مذہب کے خلاف زبردست نظریاتی مہم چلا چکے ہیں ان کی پوری کوشش اس بات پر صرف رہی کہ ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لیا جائے مگر وقت نے بتا دیا کہ ان کی ایسی تمام کوششیں مذہب کو مٹانے اور اس کی یاد دلوں سے محو کرنے میں نہایت درجہ ناکام رہی ہیں اس کی کسی قدر تفصیل ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ پہلے آپ مارکس وادیوں اور کمیونسٹوں کی مذہب کے خلاف زبردست مہم کے چند اہم حوالے مستحضر کر لیں۔

(۱) اس سلسلہ میں پہلے نمبر پر کمیونزم کے بانی کارل مارکس کے حسب ذیل الفاظ قابل توجہ ہیں۔ جب کہ کارل مارکس نے کہا:-

ترجمہ: "مذہب مظلوم لوگوں کی آہ ہے اس کے ذریعہ بے رحم دنیا رحم کا مظاہرہ کرتی ہے اور یہ غیر روحانی حالات کی روح ہے۔ مذہب لوگوں کے لئے ایک افیون ہے۔ اصلی خوشی کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مذہب کو ہٹایا جائے جو لوگوں کو صرف قیاسی خوشی دیتا ہے۔"

(۲) دوسرے نمبر پر لینن کے الفاظ ملاحظہ ہوں یہ صاحب روسی کمیونسٹ حکومت کے پہلے سربراہ تھے۔ موصوف اپنے ایک مضمون میں کارل مارکس کی اس مذہبی فلاسفی کے بارے میں لکھتے ہیں:-

ترجمہ: "مارکس نے کہا ہے کہ مذہب لوگوں کے لئے ایک افیون ہے اور یہ مسئلہ مارکس کی فلاسفی اور مذہب میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ مارکسزم تمام موجودہ مذاہب چرچوں اور مذہبی اداروں کو سرمایہ داری کے ردِّ عمل کا آلہ سمجھتی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مزدوروں کو بیوقوف بنا کر ان کی جارحانہ اقدام کی مدافعت کی جا سکے۔"

(اخبار پراودا ۲۱ رمئی ۱۹۷۹ء)

کمیونسٹ پارٹی روس کا یہی آرگن اپنی ۲۶ رمئی ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں مارکسزم کے نصب العین کے بارے میں لکھتا ہے:-

ترجمہ: "ہمیں مذہب کے خلاف جنگ کرنی چاہیئے۔ یہ مادیت کا آغاز جو بالآخر مارکسزم کی طرف لے جاتا ہے۔ مگر مارکسزم ایسی مادہ پرست تحریک نہیں جو اے۔ بی۔ سی پر ہی رک جائے یہ آگے بڑھتا ہے۔ ہمارا نعرہ ہے دنیا سے مذہب مٹ جائے۔ اور دہریت کا بول بالا ہو اور لادینیت کی تبلیغ و اشاعت ہمارا سب سے بڑا کام ہے۔"

چنانچہ روس میں جب کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی اور اس کا جو اوّلین آئین مرتب ہوا تو اس میں دفعہ نمبر ۱۲۴ کے تحت مذہب کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کی سب شہریوں کو آزادی دی گئی مگر مذہب کے حق میں پراپیگنڈہ روک دیا گیا اس دفعہ کی آڑ لے کر روس میں تمام مذہبی اداروں اور ان کے منتظمین کے خلاف شدید کاروائی کر کے مذہبی میدان میں خوف وہراس کی ایک لہر پیدا کر دی گئی مذہبی تبلیغ کو بند کر کے نئی نسل کو مذہب سے بیگانہ اور لادینی بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی۔

لیکن الحاد اور بے دینی کی ایسی زبردست مہم کے باوجود یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ آج صورتِ حال جو دنیا کے سامنے جلوہ گر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ مارکسی اور کمیونسٹ ملحد ان سب کوششوں میں بالکل ناکام رہے ہیں انہیں حالات کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے ہیں۔ اگرچہ فی الوقت پورے طور پر تو نہیں لیکن گذشتہ ۷۰ سال ہی کے عرصہ میں حالات نے جو پلٹا کھایا ہے وہ کم اہم نہیں ہے ۷۸ء میں روس میں جو نیا آئین بعد از ترمیم نافذ ہوا اس میں مذہب کی آزادی کے لئے بھی بعض دفعات رکھی گئیں نہ صرف یہ بلکہ خود رشیا کے اندر خاصے بڑے بڑے علاقوں میں مسلمانوں کو مساجد میں جانے عبادت کرنے اور اپنے مقدس تہوار منانے کی اجازت ہے (گو یہ اجازت محدود رنگ کی ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ آزادئ مذہب کے اندر تو مذہب کی تبلیغ اور اس کا پرچار بھی شامل ہے لیکن روسی حکومت ابھی اس حد تک آگے نہیں بڑھ سکی۔)

اس پرچہ بدر میں ہم منقولات کے تحت دہلی میں روسی سفارت خانہ کی طرف سے شائع کردہ رسالہ "سوویت جائزہ" کے دو صفحات کے اس مضمون کو نقل کر رہے ہیں جو اس رسالہ کے مستقل عنوان "قارئین کی نظر میں" کے تحت کیرالہ کے ایک دوست کے سوال اور اس پر ادارہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس پر مشتمل ہے اور اس کا ذیلی عنوان "سوشلزم اور مذاہب" دیا گیا ہے۔

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

علمِ ہیئت کے ذریعہ آسمان کی کھال اُدھیڑ دی گئی ہے اور اس علم میں ایسی عظیم الشّان ترقّی ہوئی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی ——— !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سورۃ التکویر کی تفسیر میں آیت کریمہ وَ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۝ (اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی) کی تفسیر کرتے ہوئے نہایت جامع اور مدلّل رنگ میں وضاحت فرمائی ہے کہ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب علمِ ہیئت حیرت انگیز طور پر ترقی کر جائے گا ——— قارئینِ بدر کے علمی استفادہ غرض سے ذیل میں اس پُر معارف تفسیر کا کچھ حصّہ نقل کیا جا رہا ہے ——————— (ایڈیٹر بدر)

"دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ آسمان کی کھال کھینچی جائے گی یعنی علم ہیئت میں حیرت انگیز ترقی ہوگی۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم تو بال کی کھال اتارتے ہو۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم تو بہت باریکیاں نکالتے ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں علم ہیئت میں خیال و وہم سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے اور سَیرِ نجوم اور وسعت عالَم اور خلقِ عالم اور اجرامِ فلکی وغیرہ کے بارے میں غیر معمولی علوم کا اضافہ ہوا ہے جو گذشتہ ہزاروں سال میں بھی نہ ہوا تھا۔ آج سے سَو ڈیڑھ سو سال پہلے جو

مہندس اور سائنس دان

تھے وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تھے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد کیا سے کیا ہو جائے گا۔ پہلے زمانہ میں زیادہ سے زیادہ دو تین فٹ قطر کی دُوربینیں ہوتی تھیں۔ مگر اب امریکہ میں ایک سو فٹ قطر کی دُوربین ایجاد کی گئی ہے۔ قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ دُوربین کا جتنا قطر بڑھتا جاتا ہے اُتنی ہی اس کی طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دُوربین پر ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ ہر شخص غور کر سکتا ہے کہ اتنی بڑی دُوربین کتنے سالوں میں تیار ہوئی ہو گی اور اس کے لئے کس قدر ماہرین ساری دنیا سے جمع کئے گئے ہوں گے۔ بہرحال یہ دُوربین تیار ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علم ہیئت میں حیرت انگیز ترقی ہوگئی۔ دو ستاروں کے باہمی فاصلہ کا اندازہ لگانے کے لئے علم ہیئت والوں کا طریق یہ ہے کہ وہ رفتار نور سے باہمی فاصلے کا اندازہ لگاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نور کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل ہے۔ ایک لاکھ چھیاسی ہزار کو ساٹھ سے ضرب دیں گے تو ایک منٹ کی رفتار نکل آئے گی۔ پھر اسے ساٹھ سے ضرب دیں گے تو ایک گھنٹہ کی رفتار نکل آئے گی۔ پھر اسے چوبیس سے ضرب دیں گے تو ایک دن کی رفتار نکل آئے گی۔ اور پھر اسے تین سو ساٹھ سے ضرب دیں گے تو ایک سال کی رفتار نکل آئے گی۔ اس بنیاد پر جب وہ ایک ستارے کا دوسرے ستارہ سے فاصلہ بتانا چاہیں تو یہ نہیں کہیں گے کہ وہ ستارہ اتنے میل دُور ہے بلکہ وہ کہیں گے کہ وہ بیس سال نوری کے فاصلہ پر ہے۔ یا ایک ہزار سال نوری کے فاصلہ پر ہے۔ مطلب یہ کہ ایک سال نوری کا جس قدر فاصلہ بنتا ہے اُسے اتنے سالوں سے ضرب دے لو اور پھر خود ہی اندازہ لگا لو کہ ان میں کتنا فاصلہ ہے۔ پس دُوربینوں کی ایجاد کے ذریعہ ایک تو

سَیرِ نجوم میں

بہت بڑی ترقی ہوئی ہے۔ پھر اس سے وسعت عالَم کے متعلق سابقہ علوم میں بھی بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ گذشتہ زمانے کا ذکر تو جانے دو جنگِ عظیم سے پہلے ہیئت دان دو ہزار سال نوری' عالَم کی وسعت سمجھتے تھے۔ مگر پچھلی جنگ کے خاتمہ پر انہوں نے اعلان کیا کہ یہ عالَم بارہ ہزار سالِ نوری تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اب کہتے ہیں کہ اس عالم میں اتنی وسعت ہے کہ ہم اس کا اندازہ لگانے سے قطعی طور پر قاصر ہیں۔ اور جو لوگ کچھ اندازہ بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ چھتیس ۳۶ یا چالیس ہزار سالِ نوری تک یہ عالَم پھیلا ہوا ہے اور اب جبکہ میں اس نوٹ کی نظر ثانی کر رہا ہوں پہلے سے بھی اَور فاصلہ کے ستاروں کا پتہ لگنے کا اعلان ہوا ہے۔

پھر نئے حساب کے ذریعہ انہوں نے اپنی تحقیق میں اس قدر ترقی کر لی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس سارے عالَم کا مرکز دریافت کر لیا ہے جس میں یہ سورج اور چاند وغیرہ ایسے ہی نظر آتے ہیں جیسے ایک چھوٹا سا ذرّہ ہوتا ہے وہ کہتے ہیں اس عالَم کے اوپر ایک اَور عالَم ہے پھر اَور عالَم ہے پھر اَور عالَم ہے اور آخر میں ایک بہت بڑا مرکز ہے جس کے اردگرد یہ سب سیّارے اور ستارے اور سورج اور چاند وغیرہ چکر کھا رہے ہیں۔ اُن کو

اپنی اس تحقیق پر

اس قدر ناز ہے کہ ماہرین حساب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے خدائی کا راز دریافت کر لیا ہے گویا وہ مرکز اُن کے نزدیک خدا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہاں سے اللہ تعالےٰ ساری دُنیا پر حکومت کر رہا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالَم کے متعلق پُرانے اور موجودہ نظریہ میں بہت بڑا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ اب ایسے آلے نکل آئے ہیں جن سے شعاعوں کو پھاڑ کر بتا دیا جاتا ہے کہ وہ شعاعیں جن ستاروں سے نکل رہی ہیں اُن میں کون کون سا مادّہ ہے۔ کیونکہ ہر شعاع جو کسی ستارہ سے لوٹتی ہے۔ اس ستارہ کو ساخت دینے والی دھاتوں کا اثر اپنے اندر رکھتی ہے۔ پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ تمام روشنیاں ایک ہی قسم کی ہیں۔ مگر اب ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر روشنی الگ قسم کی ہوتی ہے۔ پلاٹینم سے نکلنے والی روشنی کو اگر پھاڑا جائے تو وہ بتا دے گی کہ وہ پلاٹینم میں سے نکلی ہے اور اگر ریڈیم سے نکلی ہوئی روشنی کو دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ریڈیم کی ہے۔ غرض ہر روشنی کو پھاڑ کر وہ بتا دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ کن کن چیزوں کا تعلق ہے۔ اس

علمی ترقّی

کا یہ فائدہ ہوا ہے سائنس دان یہاں بیٹھے ہوئے سورج کی روشنی لیں گے اور اس کا تجزیہ کر کے بتا دیں گے کہ سورج میں فلاں فلاں عناصر ہیں۔ مریخ کی روشنی پھاڑ کر بتا دیں گے کہ اس میں فلاں فلاں عناصر ہیں۔ غرض علم ہیئت میں ایسے عظیم الشّان تغیّرات ہوئے ہیں کہ اُن کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ پھر

ایک اَور انکشاف

بھی ہوا ہے جو اسلام کی بہت بڑی تائید کرتا ہے۔ پہلے تمام یورپ پر ڈارون تھیوری کا غلبہ تھا۔ مگر اب کہا جاتا ہے کہ اس دنیا کی کُل اڑتالیس ہزار سال عمر ہے اور سورج جوں جوں اپنے مرکز کے قریب آتا جاتا ہے۔ اس کی گرمی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب اڑتالیس ہزار سال پورے ہو جائیں گے تو سورج کی گرمی اتنی شدید ہو جائے گی کہ زمین اور اردگرد کے تمام سیّاروں کو پگھلا کر رکھ دے گی۔ یہ وہی بات ہے جس کا

حدیثوں میں ذکر آتا ہے

کہ جب قیامت آئے گی تو سورج بالکل قریب آ جائے گا۔ اور اس کی گرمی زمین کو تباہ کر دے گی۔ غرض علم ہیئت کے ذریعہ آسمان کی کھال اُدھیڑ دی گئی ہے۔ اور اس علم میں ایسی عظیم الشّان ترقی ہوئی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد ششم۔ جز چہارم نصف اوّل صـ۲۲۵ و صـ۲۲۶)

فضل فاؤنڈیشن کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں انعام یافتہ مقالہ ✻ تحریر محمد حفیظ بقاپوری

معبودِ حقیقی

(قسط نمبر ۵)

تیسرا باب ـــــ شرک کے نقصانات

اب اس باب کی تیسری شق یعنی شرک کے نقصانات آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں بیان کئے جاتے ہیں۔ تا واضح ہو کہ قرآن کریم نے اللہ تعالےٰ کے بارہ میں جو توحید کامل کا نظریہ پیش کیا اور واضح تعلیم دی ہے اور ساتھ ہی بڑی شدت سے شرک کی تردید فرمائی ہے۔ اگر اس فطری عقیدہٗ توحید کو اختیار نہ کیا جائے تو شرک میں مبتلا نوعِ انسان کو بہت سے نقصانات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے دانشمندی اسی میں ہے کہ اس راہ سے اجتناب کیا جائے۔

شرک کے عظیم اور خطرناک نقصانات میں سے سرِفہرست یہ نقصان ہے کہ جس کے نتیجہ میں خدا کی ذات سب سے پہلے محلِ اعتراض بنتی ہے۔ بڑے سے بڑا مشرک بھی اعتقادی طور پر خدا کی شان ارفع کا معتقد ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات وہ اپنے قصورِ علم کے سبب اپنی ہی محدود طاقتوں اور ہمہ وسائل پر قدرت نہ رکھنے کے باعث خدا کی ذات کو بھی اسی پر قیاس کر لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت کنوئیں کے اُس مینڈک کی ہوتی ہے جس کے پاس سمندری مینڈک مہمان آیا اور اس نے بتایا کہ ایک بہت بڑے وسیع و عریض خطہٗ آب کا نام سمندر ہے۔ کنوئیں کا مینڈک سمندر کی عظیم وسعتوں کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ وہ دو چار زقند لگا کر سمندر کی وسعتوں کو ناپ لینا چاہتا تھا۔ سمندر کی عظیم وسعتوں کا سُن کر کہنے لگا ـــ بھلا اس قدر بڑا بھی سمندر ہو سکتا ہے؟

توحقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے محدود علم پر خدا کی لامحدودیت کو قیاس کرنے لگتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کرے وہ یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ ـــ اس قدر وسیع و عریض نظامِ کائنات کے انتظام و انصرام کے لئے ناممکن ہے کہ اکیلا خدا اس سے عہدہ برآ ہو سکے۔ تب اس کا دماغ بعض ہستیوں کو اُس کے لئے معین و مددگار کے طور پر پیش کرنے لگتا اور ان کے اندر بھی خدائی صفات دیکھنے لگتا ہے حالانکہ وہ خدا ہی کیا جس پر اپنی ہی بنائی ہوئی کائنات کا انتظام و انصرام دوبھر ہو؟ چنانچہ قرآن کریم نے اللہ تعالےٰ کی ذات کے بارہ میں اسی نوع کے امکانی خدشات کا ازالہ کرتے ہوئے واضح فرمایا:۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ .... یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (بقرہ آیت ۲۵۶)

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا پرستش کا اور کوئی مستحق نہیں وہی حیاتِ کاملہ رکھتا ہے۔ یعنی ایسی حیات کا مالک ہے جو اپنے قیام میں کسی اور کا محتاج نہیں اُسے کسی اور نے زندگی نہیں بخشی۔ بلکہ اس کی ذات ازلی اور ابدی طور پر زندہ ہے۔ اپنی ذات میں قائم ہے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند کا وہ محتاج ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب اسی کا ہے .... جملہ مخلوق کے ماضی حال مستقبل کا کامل علم رکھتا ہے۔ دُنیا میں اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصّہ کو کوئی پا نہیں سکتا، اُس کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے۔ اور اس کی حفاظت اور نگہبانی اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان رکھنے والا بڑی عظمت کا مالک ہے۔

ایک عجیب نکتہ

مذکورہ آیۃ کریمہ (جو آیۃ الکرسی کے نام سے بھی متعارف ہے) میں خداتعالےٰ کی صفات میں سے ایک صفت القیوم بیان کی گئی ہے۔ جس کے معنے امام راغب اصفہانی کی تشریح کے مطابق یہ ہیں اَلْقَائِمُ الْحَافِظُ بِکُلِّ شَیْءٍ وَالْمُعْطِیْ لَہٗ مَا بِہٖ قِوَامُہٗ ـ یعنی ایسی ہستی جو اپنی ذات میں قائم اور ہر چیز کی نگران ہو اور اسے وہ طاقت عطا کرے جس سے وہ قائم رہ سکے ـــ گویا جملہ مخلوقہ اشیاء میں وہ طاقتیں پیدا کرنا جن سے ان کے اجزاء متصل رہتے ہیں اور اپنے مفوّضہ کاموں کو بجا لاتے ہیں۔ سب قیوم میں آجاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ کی "القیوم" صفت اجرام فلکی میں کشش ثقل کے وجود اور خورد بینی ذرّات کے ایک دوسرے سے اتصال اور ایک دوسرے سے ادغام اور ایک دوسرے کے گرد گھومنے وغیرہ افعال پر نہایت لطیف رنگ میں اشارہ کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ سائنس نے جو ایٹم کو پھاڑ کر الیکٹران۔ پروٹون۔ نیوٹران وغیرہ حصص کی تقسیم کی ہے۔ اور ان کے گہرے طور پر آپس میں اتصال اور غیر معمولی توانائی سے بھرپور ہونے کی قوتیں معلوم کی ہیں یہ سب قوتیں خداتعالےٰ کی قیوم صفت ہی کے تحت ذرّات میں جلوہ گر ہو رہی ہیں۔ اور ان پر اسی کی ذات کامل تصرف رکھتی ہے۔

جہاں تک شرک کے واضح نقصانات کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ واحد و یگانہ خدا کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک قرار دینے میں مشرکین کا اپنا ہی قصورِ علم زیادہ تر کارفرما ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک نے پہلے نمبر پر ذاتِ باری تعالےٰ کی نسبت مشرکین کی اسی جہالت کا ازالہ کرتے ہوئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے ہر سچے جانشین اور نمائندہ کو اس بات کا اعلان کر دینے کا ارشاد فرمایا ہے کہ

قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝

(الزمر آیت ۶۵ تا ۶۸)

تُو کہہ دے اے جاہلو! کیا تم مجھے یہ مشورہ دیتے ہو کہ اللہ کے سوا میں کسی اور ہستی کی عبادت کرنے لگوں۔ حالانکہ خود خدا کی طرف سے تیری طرف اور تجھ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی گئی ہے (اور وحی والہام، خدا کی ذات کے وجود پر ایسا زبردست ثبوت ہے کہ اس نے بول کر اپنے وجود کا خود پتہ دے دیا۔ (بالخصوص جبکہ ایسی وحی عظیم الشان خبروں پر مشتمل ہو) اور ہر ایک نبی کو کہا گیا تھا کہ اگر تُو شرک کرے گا تو تیرے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور تُو ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جو گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں (صاف بات ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ کے بارہ میں وحی و الہام کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین حاصل کرنے کے بعد اوّل تو کوئی شخص بھی غیر اللہ کو شریک کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی بدبخت ایسا نکل بھی آئے تو اس کی شورہ بختی اس سے ظاہر ہے کہ وہ نور اور ہدایت کی وادی میں آجانے کے بعد جہالت کے پُرظلمت غاروں میں کود جانا چاہتا ہے ـــ ایسا کر کے اُس نے کوئی سود مند کام نہیں کیا بلکہ یہ سراسر خسارہ اور نقصان کیا ہے۔ پس اے سمجھدار انسان تُو ایسا نہ کر بلکہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کر اور شکر گزار بندوں میں شامل ہو جا کہ اُس نے اپنی رحمت کے صدقے تجھے جہالت کے پُرظلمت غاروں سے نکال کر نُور کے بلند مینار پر قائم کیا ـــ!!

بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔ شرک کا مشورہ دینے والے درحقیقت اُس بنیادی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جس کے سبب ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی صفات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ اور بموجب:

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

ان کوتاہ ہمتوں نے اپنے ہی پر ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات کو قیاس کیا۔ اور

اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگے۔ حالانکہ انہیں اس بات کا علم ہو جانا چاہیئے کہ زمین سب کی سب اس کی مملوکہ ہے۔ اور آسمان اور زمین دونوں قیامت کے روز اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ اشارہ ہے اس کی زبردست قوت اور اقتدارِ اعلیٰ کی طرف کہ اس کی قوت و سطوت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی باہر نہیں۔ وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ اور ان لوگوں کے مشرکانہ عقیدوں سے اس کی ذات بلند و بالا ہے۔ پس جو شخص بھی اس طور پر خدا کی مقتدر ہستی کا صحیح تصور کرتا ہے وہ کبھی مصنوعی خداؤں کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ جب ایک ہی ذات سب کاموں اور جملہ امور کی انجام دہی کے لئے کافی ہے تو پھر کسی دوسرے شریک کی ضرورت خود بخود ختم ہو گئی۔

اس کے بعد اب مشرکین کے شرکاء کی مضحکہ خیز پوزیشن کو طشت از بام کرتے ہوئے ایک مثال بیان فرماتا ہے۔ ساتھ ہی انسانی فطرت کو جھنجوڑ کر سب لوگوں کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ۔ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(الحج آیت ۷۴ و ۷۵)

اے لوگو ایک مثال دی جاتی ہے اسے غور سے سنو! دیکھو جن کو تم اللہ کے سوا خدا کر کے پکارتے ہو اور ان میں الوہیت کی صفات کے قائل ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکیں گے۔ خواہ سب مل کر ایسا کرنے کی کوشش کریں۔ مکھی پیدا کرنا تو درکنار اگر مکھی ان سے کوئی چیز اڑا لے جائے تو وہ اس چیز کو بھی اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ اب دیکھ لو کہ ان سے دعائیں مانگنے والا یہ مشرک بھی اور جن سے دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ بھی کیسے کمزور ہیں اور ان کی بے بسی اور عجز ظاہر و باہر ہے۔ بات یہی سچ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ اگر ایسا کرتے تو کبھی مشرکانہ خیالات میں نہ پڑتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ بڑی طاقت والا اور بڑا غالب خدا ہے۔ پھر اسے کسی دوسرے کا سہارا لینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اگلی آیت میں مثبت رنگ میں خدا تعالیٰ کے قوی اور عزیز ہونے کا ایک کھلا ثبوت پیش کیا جو ہر زمانہ میں ظاہر ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الحج آیت ۷۶)

اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے اور اسی طرح انسانوں میں سے بھی۔ اللہ بہت سننے والا اور حالات کو بہت دیکھنے والا ہے۔

فرماتا ہے ہر زمانہ میں ارسال مرسلین، فرشتوں کے ذریعہ ان پر نازل ہونے والا کلامِ الٰہی اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ خدا بڑی طاقتوں والا خدا ہے اور اس کا غلبہ اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ ان روحانی وجودوں کے ذریعہ دنیا کے اندر ایک عظیم انقلاب لایا جاتا ہے۔ تب ظالم طاقتوروں کے ہاتھوں اقتدار چھین کر کمزور سمجھے جانے والے افراد کو سونپ دیا جاتا ہے۔ دنیا نے ہر زمانہ میں اس کا کھلا مشاہدہ کیا ہے۔

[اس بارہ میں تفصیلی گفتگو مضمون کے اگلے حصہ میں آنے والی ہے اس جگہ اسی قدر اشارہ کافی سمجھتے ہوئے اصل موضوع کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔]

شرک کا پہلا نقصان

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شرک کی صورت میں سب سے پہلے خدا کی ذات مورد اعتراض ٹھہرتی ہے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی ارفع و اعلیٰ ذات کا وہ تصور جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر اوپر کی سطور میں ہو چکا۔ اور یہ بھی واضح ہو چکا کہ قرآن کریم کے پیش کردہ جامع جمیع صفاتِ کاملہ خدا پر یقین قائم ہو جانے کی صورت میں ہر قسم کے مشرکانہ خیالات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

شرک کا دوسرا نقصان

شرک کا دوسرا بڑا نقصان انسان کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے۔ ہاں وہ انسان جس کو اشرف المخلوقات بنایا گیا اور زمین و آسمان و ما فیہما بلکہ کائناتِ عالم کی ہر شے اسی کے لئے مسخر کر دی گئی اور سب پر اسی کو اقتدارِ اعلیٰ بخشا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ
مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

اور ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری کی سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصہ پر ہم نے انہیں (یعنی انسانوں کو) بڑی فضیلت دی ہے۔

سورۃ الجاثیہ میں فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

(الجاثیہ آیت ۱۳ و ۱۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں۔ اور تاکہ تم ان کے ذریعہ اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اسی نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

مذکورہ آیاتِ کریمہ، تمام مخلوقات میں سے انسان کے شرف اور بزرگی کے بلند مقام کا تعین کرتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ ایک طرف تو خالقِ کائنات، انسان کو اس قدر شرف اور بزرگی عطا کرتا ہے کہ جمیع مخلوقات کو اس کا مخدوم بنا دیا —— دوسری طرف اگر یہی انسان اپنے اس بلند مقام کے باوجود دوسری مخلوقات کو جو اس کی خادم ہیں، اپنا معبود قرار دینے لگے تو ایسا کرنے سے انسان نے خود اپنے مقام اور مرتبہ کی ناقدری کی۔ اور اپنی بلند شان کا لحاظ نہ رکھا —— گویا مشرکانہ عقائد سے مشرک لوگ نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر حملہ کرتے ہیں بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے نوعِ انسان کو عطا کردہ شرف اور بزرگی کو بھی پامال کر دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اسی دوسرے نقصان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ
الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ
الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

(الحج آیت ۳۱ و ۳۲)

لازم ہے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور اسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو اور تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ اور جو اللہ کا شریک بناتا ہے وہ گویا آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کر لے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دوسری جگہ پھینک دیتی ہے۔

کسی مشرک کے لئے مشرکانہ عقائد کے سبب آسمان سے گر جانے کی ذلت آمیز پوزیشن اسی سے ظاہر ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے اسے جمیع

مخلوقات کا مخدوم بنا کر بھیجا تھا۔ مگر وہ اپنی اس ارفع شان کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ادنیٰ مخلوقات میں سے ہی کسی کو درجہ الوہیت دیکر اپنا مخدوم بنالیتا ہے اور اپنے تئیں اُس کے سامنے ایک خادم کے طور پر پیش کردیتا ہے۔ اس صورت میں یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ خدا نے تو اسے عزت واحترام کے آسمان پر چڑھانا چاہا مگر وہ اس سے گرجانا چاہتا ہے!!

پس اگر انسان اپنے اس بلند مقام کے باوجود دوسری مخلوقات کو جو اس کی خادم ہیں، اپنا معبود قرار دیتا ہے تو یقیناً وہ اپنے بلند مقام سے پستی کی طرف گرجاتا ہے اور اپنے سے بھی فروتر چیز کو اپنے خالق ومالک کے برابر قرار دیتا ہے تو گویا اس کے ایسے شرک سے وہ خدا کی بھی ہتک کرتا ہے اور آسمانِ روحانیت سے گرنے کے نتیجہ میں اس پر بھی روحانی موت وارد ہوجاتی ہے تب وہ لاشے بے جان کی طرح ہوجاتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ پرندوں کا شکار کرے اور ان کو اپنی تقویت کے لئے استعمال میں لائے، پرندے اس مردار کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں درآنحالیکہ ہوا وہوس اور نفسانی خواہشات کے تند سیلاب اس کو روحانی مقام سے دُور بہا کر لے جاتے ہیں۔

اس طرح جب کوئی مشرک انسان خالقِ ارض وسماء کے ساتھ اُس کی مخلوقات میں سے کسی چیز کو بھی خدا بنالیتا ہے۔ تو وہ اس چیز سے جو اس کی خدمت کے لئے خلق کی گئی ہے بجائے اُس سے خدمت لینے کے اور اس کے نفع رساں پہلوؤں کی تحقیق سے عام طور پر محروم ہوجاتے ہیں اور ان میں اوہام پرستی کی طرف زیادہ میلان پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلمان جب صحیح رنگ میں توحید کے قائل اور عامل رہے تو حقائق الاشیاء اور سائنٹیفک ریسرچ میں انہوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی مسلمانوں کو Father of Modern Science لکھا ہے۔ یہ توحید ہی کی برکت تھی کہ مسلمانوں نے ہر مخلوق چیز سے فائدہ اُٹھانے کے لئے علمی موشگافیوں میں بہت بلند مقام حاصل کیا۔ اور موجودہ سائنسی ترقیات بہت حد تک ان کے علمی اکتشافات کی رہینِ منت ہیں۔

۳۔ منجملہ دیگر عظیم نقصانات کے جو مشرکانہ عقائد کے نتیجہ میں انسان کو اُن سے دوچار ہونا پڑتا ہے، ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ شرک کا عقیدہ رکھنے سے پست ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ مشرک انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جھوٹے خداؤں کو خوش کرلیا کرے۔ اس سے آگے جا کر وہ کیا کرے گا اور اس کے لئے ایسا ممکن بھی کس طرح ہوگا۔ اس طریق سے مشرک انسان اس برکت اور روحانی ترقی سے محروم ہوجاتا ہے جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اُس کا قرب حاصل کرنے سے ملتی ہے۔

۴۔ اسی طرح ایک نقصان یہ بھی ہے کہ جو لوگ خدا کے علاوہ دوسرے معبودوں کو تسلیم کرتے ہیں اگر وہ فی الواقع خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو بھی پاتے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے اپنے بندوں کے درمیان پردے حائل کر رکھے ہیں۔ حالانکہ تمام انسان خدا کے قرب اور وصال کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ شرک کرنا گویا محبت اور قربِ الٰہی میں کمی پیدا کرتا ہے۔

۵۔ اسی طرح شرک سے جھوٹ، جہالت اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ جو طاقتیں خدا نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیں۔ شرک کی صورت میں وہی طاقتیں کسی اور شخص یا چیز میں تسلیم کی جاتی ہیں اور یہی جھوٹ ہے۔

پھر جن چیزوں کو خدا نے انسان کے فائدہ اور خدمت کے لئے بنایا ایک مشرک، ان چیزوں کو الوہیت کا درجہ دینے کے بعد ان سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے سے محروم ہوجاتا ہے اور جہالت اسی کا نام ہے۔ یہی حالت بزدلی کی ہے۔ کہ جن وجودوں سے انسان کے لئے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور جن سے اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، محض توہم کے نتیجہ میں وہ ان سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے اور یہی بزدلی ہے۔

قرآن کریم نے انسان کو ان تمام عملی نقصانات سے بچانے کے لئے شرک سے باز رہنے کی تلقین کی اور پُر زور طریق پر شرک کے خلاف آواز بلند کی۔ مثلاً سورت اعراف رکوع ۱۶ میں جہاں موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے چنگل سے نجات پاکر بحرِ قلزم کو بسلامت عبور کر آنے کا واقعہ بیان ہوا ہے وہاں بتایا ہے کہ بعد اس کے کہ بنی اسرائیل اپنے زبردست دشمن کے پنجہ سے مخلصی پا گئے جب پروگرام ارضِ مقدسہ کی طرف بڑھنا شروع کیا چونکہ یہ ایک طویل فاصلہ تھا جس کو طے کرنے کے لئے لمبا وقت درکار تھا۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے پڑاؤ کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ راستے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ان کا گزر ہوتا رہا۔ ایک موقعہ پر جس کا اس رکوع میں ذکر ہے، بنی اسرائیل نے بُت پرست قبیلوں کو دیکھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ (اعراف: ۱۳۹ تا ۱۴۱۔ پ ۹)

ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار گزار دیا یہاں تک کہ وہ چلتے چلتے ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے سامنے عبادت میں مشغول تھے۔ اس منظر کو دیکھ کر موسیٰؑ کی قوم میں بھی مصری ماحول کے تازہ اثر کے نتیجہ میں ایک عجیب قسم کی رغبت پیدا ہوئی اور جھٹ درخواست کر دی "اے موسیٰ ہمارے لئے بھی کچھ ایسے معبود بنادو جیسا کہ ان کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا۔ بلاشبہ تم جاہل کے جاہل ہی رہے۔!! توحید باری تعالیٰ کے بارہ میں میری دن رات کی وعظ وتلقین تمہیں دیرینہ جہالت سے نکال نہ سکی!! دیکھو تمہاری یہ خواہش کوئی اچھی نہیں۔ یاد رکھو جس کام میں وہ لگے ہوئے ہیں (یعنی شرک) وہ بالیقین تباہ ہونے والا ہے۔ توحید کا نور طلوع ہوگا اور شرک کی ظلمت کافور ہو جائے گی۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب بے کار جائے گا۔

اس کے بعد ایک خاص نکتے کی بات بیان کرتے ہوئے انہیں کہا:۔

"کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود تلاش کروں۔ حالانکہ اُس نے تم کو جہانوں پر فضیلت دی ہے۔"

یہ وہی فطرتی دلیل ہے جس کے ذریعہ انسانی ضمیر کو جھنجوڑا گیا ہے۔ کہ وحدہٗ لاشریک خدا نے تو انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ــــ لیکن ــــ حضرت انسان کی اپنی جہالت ملاحظہ ہو کہ مخدوم ہوتے ہوئے خادم اشیاء میں سے کسی کو اپنا معبود بنالیتا ہے۔ کیا فطرتِ سلیمہ اس کو قبول کرے گی اور ایک مخدوم اپنے خادم کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار ہوگا؟

جیسا کہ بطور خلاصہ اوپر بیان ہو چکا شرک کے نقصانات میں سے ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ انسان خدا کے قرب اور اس کی رضا اور خوشنودی سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو انسان کی روحانی زندگی کی گویا موت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا (النساء آیت: ۴۹)

اللہ تعالیٰ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے۔ گویا یہ کبیرہ گناہ ہے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہے اسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا ہو تو سمجھو کہ اس نے بہت بڑی بدی کی بات بنائی اس نے ذاتِ الوہیت کو گویا چیلنج کیا اور پھر اسی منہ سے وہ یہ بھی چاہے کہ وہ اُسے معاف بھی کر دے؟ جب تک وہ اپنی اس غلطی کو مان نہ لے اور خدا کی خدائی کا قائل نہ ہو اس وقت تک اُس کے لئے مغفرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے مشرک انسان کے دماغ کو درست کئے جانے کی ضرورت ہے تا وہ ذاتِ الوہیت حقّہ پر شرح صدر سے یقین لائے۔ اس کے بعد مغفرت کا مرحلہ آتا ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ سورت نساء کے ساتویں رکوع کی ہے اس سے ملتی جلتی ایک اور آیت معمولی فرق کے ساتھ اسی سورت کے اٹھارہویں رکوع کے شروع میں اس طرح آتی ہے۔ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ○ (آیت ۱۱۷)

اس آیت کے آخری حصہ میں اس بات کی وضاحت فرمائی کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے تو سمجھو کہ وہ سیدھے راستے سے بہت دُور جا پڑا اور ظاہر ہے کہ یہ راستہ انسان کو خدا سے دُور بلکہ دُور تر لے جائیگا اس سے قریب آنے کے فاصلے درجہ بدرجہ بڑھتے ہی ہوتے جائیں گے۔ اس طرح ایک مشرک انسان بالآخر اپنا ایسا نقصان کر بیٹھتا ہے جس کی تلافی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ تائب دل کے ساتھ سچے خدا کے آستانہ پر جھک نہ جائے!!

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء — آخری قسط

کسرِ صلیب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" نہایت واضح رنگ میں مختلف ناقابل تردید تاریخی شواہد کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری صلیبی واقعہ کے بعد مشرقی علاقہ کی طرف ہجرت کر گئے اور فارس، افغانستان تبت وغیرہ ہوتے ہوئے کشمیر چلے گئے۔ جو ربوۃ ذات قرار اور معین تھا اور وہاں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر وفات پا گئے اور آپ کی قبر سرینگر کشمیر میں محلہ خانیار میں موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان انکشاف کے بارے میں اب جو تحقیقات ہو رہی ہیں اور نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں ان میں سے چند ایک آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ سرینگر کے محلہ خانیار میں جو قبر پائی جاتی ہے اس کے متعلق کشمیری عوام میں جو روایت پائی جاتی ہے کہ یہ قبر یوز آسف کی ہے جو ایک نبی اور شہزادہ تھا وہ کسی غیر ملک سے ۱۹۰۰ سال قبل یہاں آیا تھا۔ تاریخ اعظمی جو قریباً دو صد سال قبل کی لکھی ہوئی تھی اس میں مذکورہ قبر کے متعلق یہ تحریر ہے کہ یہ قبر ایک نبی کی ہے اور یہ شہزادہ تھا جو کسی غیر ملک سے یہاں چلا آیا تھا وہ زہد و ریاضت اور تقویٰ میں اونچا مقام رکھتا تھا۔ وہ کشمیری عوام کو تبلیغ کیا کرتا تھا اس کا نام یوز آسف تھا لفظ یوز عبرانی زبان میں یسوع کی بگڑی ہوئی شکل ہے جیسا کہ ملایالم اور تامل میں حضرت مسیح کو یشو (YESHU) اور انگریزی میں (JESUS) کے نام سے بولا جاتا ہے۔

اسی طرح آسف عبرانی لفظ ہے جس کے معنے جمع کرنے والے کے ہیں بالفاظ دیگر یوز آسف کے معنے جمع کرنے والا۔ اکٹھا کرنے والا یسوع کے ہیں۔ گویا کہ آپ اس علاقہ میں اپنی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے تشریف لائے تھے

اسلامی دنیا کے مشہور عالم علامہ رشید رضا سابق مفتی مصر "القول بہجرۃ المسیح الی الھند وموتہ فی بلاد سری نگر فی کشمیر" کے زیر عنوان اپنے رسالہ المنار کے صفحہ ۹۰۱ جلد ۱۵ اور تفسیر المنار جلد ۲ صفحہ ۴۳ میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا خلاصہ انہوں نے اس طرح تحریر فرمایا کہ فَفِرارُہ الی الھند وموتہ فی ذلک البلد لیس ببعید عقلاً و نقلاً۔ یعنی مسیح ناصری کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر کے چلے جانا اور سری نگر میں وفات پا جانا عقل اور نقل کی رو سے کچھ بعید نہیں ہے

ہندو مذہب کے علمی ثقافتی اور تاریخی ذخیرہ معلومات یعنی پرانوں میں سے بھوشیہ پران میں تیسرے کھانڈ دوسرے ادھیائے شلوک نمبر ۲۱ تا ۳۲ میں اس کے مصنف مہرشی ویاس منی نے یسوع مسیح کے کشمیر کی طرف آنے کا ذکر کیا ہے۔ ذکر راجہ مہاراج کے پوتا شالی واہن کے متعلق مرقوم ہے کہ انہیں ایک دن ہمالیہ پہاڑ کے دامن میں ایک نہایت خوبصورت اور سفید کپڑوں میں ملبوس ایک بزرگ ملے راجہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو اس بزرگ نے جواب دیا کہ آپ مجھے کنواری عورت کے پیٹ سے پیدا شدہ خدا کا بیٹا سمجھیں میں ایک اجنبی دھرم کا مبلغ ہوں اس کے بعد انہوں نے راجہ شالی بلین کو بہت دیر تک تبلیغ کی انہوں نے دوران تبلیغ کہا کہ خدا کی پاک اور صاف اور نفع بخش تصویر میرے دل میں ہونے کے باعث مجھے عیسیٰ مسیح کا نام دیا گیا ہے۔

ان شلوکوں میں واضح طور پر مسیح مسیحا اور عیسیٰ مسیح کے الفاظ آتے ہیں۔

پنڈت جواہر لعل نہرو اپنی مشہور کتاب Glimpses of world History Part I P. 130 میں لکھتے ہیں کہ:-

All over central Asia in Kashmir and Ladak and Tibet and even farther north there is still a strong belief That Jesus or Isa Travelled about there. Some believe that he visited India also.... But there is nothing inherently improbable in his having done so"

یعنی پورے وسطی ایشیا کشمیر لداخ اور تبت میں بلکہ اس سے بھی پرے شمالی علاقوں میں آج بھی لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یسوع یا عیسیٰ سفر کرتے ہوئے ان علاقوں میں آئے تھے اور بعضوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ہندوستان بھی تشریف لائے تھے.... آپ کے ان علاقوں میں آنے کو بعید از قیاس یا غیر اغلب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

غرضیکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکشاف کے بعد مختلف مورخوں اور محققوں نے جدید انکشافات اور تحقیقات کے ذریعہ اس حقیقت کو زیادہ واضح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے اس کے بعد آپ مشرق کی طرف ہجرت کر گئے۔ صحائف قمران۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں شائع شدہ مسیح کے بڑھاپے کی تصویر یہ سب ان ہی انکشافات کی کڑیاں ہیں گویا کہ یہ سب عیسائیت کی تابوت میں لگائی جانے والی کیلیں ہیں قبر مسیح کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اس زمانہ کی حیرت انگیز ایجاد تحت الارض فوٹو گرافی کو کام میں لایا جا سکتا ہے اس فوٹو گرافی کا یہ طریق Periscope ہے کہ جس قبر کے اندرونہ کا فوٹو لینا مقصود ہو اس کے قریب ایک Pipe زمین میں داخل کر دیا جاتا ہے اس کے سوراخ میں نہایت مؤثر کیمرہ فٹ کیا جاتا ہے اور اس سے قبر کے اندرونہ کا فوٹو حاصل ہو جاتا ہے اس طرح لئے گئے فوٹو امریکہ کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں جو بالکل صاف ہیں گویا کہ اس طرح سے قبر مسیح کو کھودے بغیر اس کے اندرونہ کا فوٹو لیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس قبر میں الواح کے ملنے کا بھی امکان ہے گویا کہ ان الواح کا فوٹو بھی لیا جا سکتا ہے۔ جب یہ بات پوری ہو جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ اس قبر میں واقعی مسیح ناصری ہی مدفون ہیں تو کسر صلیب کا یہ آسمانی حربہ کفر و ضلالت کو پاش پاش کر دیگا۔

یہ اور بات ہے کہ جو سچائی مختلف تحقیقات اور انکشافات کی روشنی میں ثابت ہو جانے کے بعد اسے دنیا کے سامنے چھپانے کی کوشش کی جائے جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ ایک امریکی فلم ٹیم نے In quest of Jesus یعنی یسوع مسیح کی تلاش میں نامی فلم کی تیاری کے سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان میں دورہ کیا تھا اور یہ ٹیم ربوہ میں بھی گئی تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات بھی کی تھی۔ حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے بارے میں اس ٹیم سے تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد دریافت فرمایا کہ اگر آپ کو صداقت مل جائے اور یہ بات واضح ہو جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ طبعی موت مرے تھے اور آپ کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ تو کیا آپ دنیا پر اس کا اظہار کریں گے تو ان کا جواب نفی میں تھا اس نفی میں جواب دینے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ وہ اپنا پیسہ جو اس فلم کی تیاری میں خرچ ہوا ہے برباد کرنا نہیں چاہتے ہیں۔

گویا کہ یہ دور یہ زمانہ کسر صلیب کے ظہور کا زمانہ ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ عیسائی پادری بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ:-

"a faint prophecy of the christian victories which await the 20th."

کہ بیسویں صدی میں ساری دنیا پر عیسائیت کا عظیم الشان غلبہ ہوگا۔ لیکن آج وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ:-

"christianty is going down the hell very fast."

Tanganyika standard

کہ جس کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ عیسائیت بڑی تیزی سے تنزل کی طرف جا رہی ہے۔

حضرت کاسرِ صلیب علیہ السلام نے بطورِ پیشگوئی فرمایا تھا کہ:-

"یاد رکھو جھوٹی خدائی یسوع کی جلد ختم ہونے والی ہے"

اب یہ پیشگوئی کس شاندار رنگ میں پوری ہوئی! دیکھئے کہ مسٹر M.A. EDVIN LUIS جو امریکہ میں ایک مذہبی ادارے کے پروفیسر ہیں لکھتے ہیں کہ:-

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں" حتیٰ کہ عیسائی حلقوں میں یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ اگر فوری طور پر عیسائیت کو اس کے مروجہ غلط عقائد سے پاک نہ کیا گیا تو عیسائیت ختم ہو کر رہ جائے گی چنانچہ وہ کہنے لگے ہیں:-

"Now is the time to renew while there are still people in the church to renew with."
(Christian century Bishop T. Rice)

یعنی اب جبکہ لوگ عیسائیت میں موجود ہیں اس وقت عیسائیت کی اصلاح کر لینی چاہئے۔ یعنی ان غلط عقائد کی وجہ سے لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے تو اس کے بعد اس کی اصلاح کے کوئی معنے نہیں۔

اب ایک نہایت دلچسپ حوالہ ملاحظہ ہو ایک کتاب "Man and his distiny in great religion" ہیں اس کے مصنف Samuel George Fredrik لکھتے ہیں۔

"I believe, we have inherited a form of christianity which are many questions as to whether it was origional and whether it has developed on the right lines."

یعنی میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عیسائیت کی ایسی شکل ورثہ میں ملی ہے جس کے متعلق بجا طور پر سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ اصل عیسائیت ہے بھی یا نہیں یا کیا اس نے صحیح خط پر نشوونما پائی ہے۔

گویا کہ موجودہ عیسائیت کی صداقت کے بارے میں بھی اب عیسائی حلقے شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

عیسائی دنیا میں فکری لحاظ سے اتنا بڑا تغیر حضرت کاسرِ صلیب علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی تیار کردہ جماعتِ احمدیہ کی اس مہم کا ہی اثر ہے کہ آج خود عیسائی مفکر اپنی مذہبی کمزوری اور عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کرنے پر مجبور ہے۔

ماہ جون ۷۸ء میں لندن میں منعقدہ احمدیہ کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے موازنۂ مذاہب کے ایک آزاد خیال برطانوی سکالر MR. R.C.E SKOLFIELD نے جو بات کی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ مہم اپنے آخری مرحلہ کو پہنچ چکی ہے آپ نے نہایت واضح رنگ میں اس کانفرنس میں اعلان کیا کہ۔

"یہ مرزا غلام احمد کی عظیم شخصیت تھی کہ جنہوں نے مسیح کی صلیبی موت سے نجات کا انقلاب انگیز نظریہ پیش کر کے میرے خیالات کے دھارے کا رُخ موڑا۔ یہ وہی تھے جنہوں نے اعلان کیا کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں تھا ... صلیب پرستے زندہ اتارا گیا تھا۔ اس نظریہ کے طفیل ہمیں ... کی روشنی میسر آئی اور ہم مسیحیت کا ایک نئے نقطہ نظر سے مطالعہ کرنے کے قابل ہوئے۔ آج میں اس یقین پر قائم ہوں کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا قصہ ہی بے بنیاد ہے حالانکہ مسیح کے رفع الی السماء کو مسیحی لوگ ایمان و اعتقاد کا ایک بنیادی ستون سمجھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) اپنی آسمانی راہبری کی وجہ سے نہ صرف قدیم تعصب کا پردہ چاک کرنے میں کامیاب ہوئے بلکہ انہوں نے بڑی جرأت اور دلیری سے دنیا کو اس انقلاب انگیز نظریہ سے آگاہ کیا اس جرأت مندانہ اظہار و اعلان پر وہ انتہائی تعریف و توصیف کے مستحق ہیں۔"

بھائیو! خدارا ذرا غور کیجئے کہ کہاں تو یہ حالت تھی کہ عیسائیت کے مکہ مکرمہ میں گھس کر صلیب کی جھنکار پیدا کرنے اور خاص کعبۃ اللہ میں صلیب نصب کرنے کی توقعات تھیں اور کجا یہ حال ہے کہ خود صلیب کی جھنکار ان کے اپنے گرجوں اور گرجا ؤں سے رخصت ہو رہی ہے آج صلیب کے ٹکڑے خود ان کے صلیب کر رہے ہیں آج عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا تھا سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

رپورٹ ہفتہ قرآن مجید: بقیہ صفحہ اوّل

آج جماعتِ احمدیہ کے مبلغین دنیا میں ہر جگہ قرآن مجید ہاتھ میں لے کر خدمتِ قرآن کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر جولائی ہفتہ قرآن مجید کا آخری دن تھا۔ آج کے جلسے کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

اُخروی زندگی ازروئے قرآن کریم

کے موضوع پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ تمام بڑے بڑے مذہب اُخروی زندگی کے قائل ہیں بیشک تفاصیل میں اختلاف ہے لیکن قرآن مجید نے جس رنگ میں اُخروی زندگی کو پیش کیا ہے وہ عین حقیقت کے مطابق ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے قرآن مجید سے اُخروی زندگی کے ثبوت میں بہت سے دلائل دئے۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے

خطاب

فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہفتہ قرآن مجید کا آج آخری دن ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا کرے۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ اس طرح کی روحانی محفلوں میں صحت نیت سے حاضر ہونے والے بڑے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے شفاء اور رحمۃ قرار دیا ہے شفا اس لحاظ سے کہ شروع شروع میں تمام روحانی اعمال ایک ضعف اور مرض کی حالت میں ہوتے ہیں لیکن قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہمارا روحانی مرض دور ہو کر ہمارے روحانی اعمال صحت مند ہو جاتے ہیں اور ہم رحمتِ الٰہی کو حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں سات سو کے قریب احکام ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا پر اس جلسہ کے اختتام کا اعلان کرتا ہوں کہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا۔

بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور یہ قرآن مجید کا بابرکت ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک۔

ولادت: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم عبد الغفار صاحب کو دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید نعیم احمد قادیان

دعائے مغفرت: خاکسار کا بڑا بیٹا محمد نور مودود احمد بعمر ۲۸ سال وفات پا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عزیزم موصوف کا نام مودود احمد تجویز فرمایا تھا احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار: شیخ مسعود احمد انیس واقف زندگی قادیان

درخواست دعا: مکرم سی حمزہ کویا صاحب بی۔ اے جزیرہ لکادیپ بفضلہ تعالیٰ ایمپلائمنٹ افسر مقرر ہو گئے ہیں صرف ڈاکٹری معائنہ باقی ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

آندھرا پردیش کے مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ

دلچسپ تبادلہ خیالات - پندرہ۱۵ افراد حلقہ بگوش احمدیت

رپورٹ مرسلہ:- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد دکن

گذشتہ دنوں خاکسار نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق وشاکھاپٹنم - سری کاکولم - راجمندری - جگنہ پیٹھ اور ظہیر آباد وغیرہ جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ کیا - ان مقامات پر مختلف مسلم محلہ جات اور مساجد میں جاکر تبادلہ خیالات کیا گیا - لٹریچر تقسیم کیا گیا - معزز شخصیتوں سے ملاقات کی گئی - اور اُن تک پیغام حق پہنچایا گیا - اور بعض مقامات پر لیکچرز کے ذریعہ حق کی منادی کی گئی - الحمد للہ کہ پندرہ افراد نے ہدایت کو قبول کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے - اس دورہ میں خاص کر قابل ذکر وشاکھاپٹنم میں دلچسپ تبادلہ خیالات تھا - ہمارے محترم عبد الرحیم خان صاحب صدر جماعت اور عزیز طاہر احمد صاحب عارف سیکرٹری تبلیغ نے توسینا باغ میں مسلم اعلیٰ افسران کو مدعو کیا - کرسیوں کا انتظام بہت اچھا کیا گیا تھا - اور مشروبات سے مدعوین کی تواضع کی گئی بعدہٗ خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد و نظریات پیش کئے اور شرکاء محفل سے درخواست کی کہ وہ سوالات کے ذریعہ ہمارے عقائد کی تسلی کر سکتے ہیں - چنانچہ مختلف افسران نے دجال یاجوج ماجوج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے متعلق سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دے کر اُن کی تشفی کی گئی - چنانچہ اس مجلس میں ایک افسر اہل تشیع بھی تھے اُنہوں نے سوال کیا کہ ہم تو امام مہدی کو غائب مانتے ہیں وہ تشریف لائیں گے - حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کو اُنکی موجودگی میں ہم امام مہدی نہیں مان سکتے -
چنانچہ خاکسار نے جواب میں عرض کیا کہ جب آپ خود مانتے ہیں کہ وہ امام غائب ہیں تو موجود تو نہ ہوئے آپ کے سوال میں ہی اس کی تردید ہو جاتی ہے کہ وہ غائب ہیں موجود نہیں - باقی ہم جانتے ہیں کہ آپ کا نظریہ ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری جو چوتھی صدی ہجری سے سُرَّ مَن رَّأیٰ شہر کی غار میں مخفی ہوگئے ہیں - اور تا حال وہ باہر تشریف نہیں لائے - لیکن اگر اُنہوں نے خود ہی اس امر کا ذکر کیا ہو کہ میرا نام کوئی شخص لوگوں میں نہ لے تو پھر آپ کا کیا جواب ہوگا چنانچہ امام محمد بن حسن عسکری نے فرمایا

"مَنْ سَمَّانِی فِی مَجْمَعِ النَّاسِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ" (نور الانوار صفحہ ۵۵)

یعنی آئندہ مجمع میں جو میرا نام لے گا کہ محمد بن حسن عسکری مہدی ہیں اُس پر خدا کی لعنت ہے -

معاملہ صاف ہوگیا کہ اُنہوں نے ہدایت فرمادی ہے کہ میرا ذکر تک نہیں کرنا نیز اہل تشیع کی معتبر کتاب النجم الثاقب جلد ا صفحہ ۹۵ سے امام محمد بن حسن عسکری کی وفات بھی ثابت ہے اور اسی مقام پر اس بات کا بھی ذکر ہے کہ ایک گروہ نے آپ کا جنازہ بھی پڑھا اور وہ مدینۃ الرسول میں دفن ہیں اور اسی طرح یہ بھی درج ہے کہ

"لِاَنَّہٗ یَقُوْمُ بَعْدَ مَا یَمُوْتُ" (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷)

یعنی وہ مرنے کے بعد کھڑا ہوگا - اس سے یہ ثابت ہے کہ کوئی بروزی رنگ میں ہی کھڑا ہوگا نہ کہ وہی امام صاحب جن کی وفات ہوگئی کیونکہ قرآن مجید میں اس کا ذکر موجود ہے کہ جو مر جاتا ہے وہ دوبارہ اس جہان میں اصالتاً کھڑا نہیں ہو سکتا -

اسی طرح مبعوث ہونے والے مہدی علیہ السلام سے متعلق یہ الفاظ بھی اہل تشیع کی کتاب النجم الثاقب صفحہ ۹۷ میں موجود ہیں کہ "لَوْنُہٗ لَوْنٌ عَرَبِیٌّ وَ جِسْمُہٗ اِسْرَائِیْلِیٌّ"
یعنی مہدی کا رنگ تو عربوں جیسا ہوگا اور جسم اُس کا اسرائیلیوں جیسا -

اس روایت سے یہ ظاہر ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام کا جسم عجمی ہوگا لیکن رنگ عرب کے لوگوں کی طرح کا ہوگا اس روایت سے اس بات کی تردید ہوگئی کہ امام محمد بن حسن عسکری آئندہ زمانہ کے لئے بطور مہدی مبعوث ہوکر آئیں گے - کیونکہ اُن کا جسم اور رنگ دونوں عجمی نہ تھے بلکہ عربی النسل تھے - لیکن حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر یہ نشانی صادق آگئی ہے کیونکہ آپ کا جسم تو عجمی تھا - لیکن رنگ عربوں جیسا تھا اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

"اَصْحَابُ الْقَائِمِ ثَلَاثُ مِائَۃٍ وَ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا اَوْلَادُ الْعَجَمِ"
(بحار الانوار جلد ۳۳ صفحہ ۱۹۵)

یعنی حضرت امام مہدی جو مبعوث ہونے والے ہیں اُن کے ۳۱۳ اصحاب ہونگے یہ سب عجمیوں کی اولاد ہونگے اس روایت سے بھی امام محمد بن حسن عسکری کی آمد کی تردید ہوتی ہے کیونکہ آپ کے تمام اصحاب عربی تھے کیونکہ خود عرب کے رہنے والے تھے - اور اس روایت سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ ایک تو آپ خود عجمی تھے اور پھر آپ کے ۳۱۳ اصحاب بھی عجمی تھے -

ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

یہ تبادلہ خیالات تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بڑے پُرامن ماحول میں ہوا تمام غیر از جماعت نے خوشنودی کا اظہار فرمایا -

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں ہمیں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق دے اور سُننے والوں کو سمجھ عطا کرے کہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ آیا لیکن عامۃ المسلمین نے اُس کا انکار کر دیا - حالانکہ تمام وہ علامتیں اور نشانیاں اور گواہیاں جو مخبرِ صادق حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں پوری ہوگئیں اور عین اس صدی کے شروع میں مامور من اللہ نے دعویٰ بھی کیا لیکن علماء دینِ متین کے کہنے پر کہ ابھی پوری صدی باقی ہے آنے والے کی انتظار کی جاتی رہی اور اب تو چودھویں صدی کا آخری حصہ گذر رہا ہے - پوری صدی کس طرح امام کے بغیر گذر سکتی ہے - ؟

پس وہ مسلمان جو آج تک مہدی موعودؑ کو ماننے سے انکاری ہیں خاص طور پر دُعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے - آمین

والدِ محترم اور شکریہ احباب

والدِ محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مورخہ ۱۰ر اپریل بروز منگلوار ایرنت اڑھائی بجے بعد دوپہر اس دُنیائے فانی سے کوچ کر گئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

موصوف کی عمر بوقت وفات تقریباً تراسی ۸۳ سال تھی - آپ کو شدید طور پر کوئی بیماری نہیں تھی - لیکن تنفس کی تکلیف ہو جاتی تھی اور اسی عارضہ سے آپ اچانک ہم سب کو غمزدہ اور سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے - چونکہ آپ موصی تھے اس لئے ہم برادران بہت پریشان تھے لیکن مقامی احباب اور بزرگوں نے آپ کی میّت کو قادیان پہنچانے کے سلسلہ میں نہایت عمدہ تعاون فرمایا جس کے لئے ہم ان تمام کے ممنون ہیں - مورخہ ۱۱ر اپریل بروز بدھوار ہم بذریعہ طیارہ امرتسر کے لئے روانہ ہوئے اور اسی روز رات کو قادیان پہنچ گئے - دوسرے دن ۱۲ر اپریل بروز جمعرات بعد نماز عصر قائم مقام امیر محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے گلشن احمد میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ آپ کی میّت کو جسملہ درویشانِ کرام - خدام اور بزرگوں نے بہشتی مقبرہ پہنچایا اور تدفین کے بعد دعا فرمائی -

والد مرحوم نہایت ہی مخلص - ملنسار اور احباب کے وسیع حلقہ سے متعارف تھے - کئی بار قادیان بھی مہینوں جاکر قیام فرمایا کہ وہیں انجام بخیر ہو - آپ کی وفات پر کثیر احباب نے ہمارے ساتھ بطور اظہار ہمدردی بذریعہ تار اور خطوط تعزیت فرمایا ہے - تمام احباب کو فرداً فرداً خطوط لکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاہم اس اعلان کے ذریعہ ہم تمام احباب اور خیر خواہوں کے مشکور و ممنون ہیں اور والد صاحب مرحوم کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے - آمین نیز والدہ محترمہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا کی درخواست کرتے ہیں - آپ بھی کافی ضعیف ہیں اور بیمار رہتی ہیں - ہمارے لئے بھی دُعا فرمائی جائے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کا وارث بنائے - دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور والد مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کرے - آمین

خاکسار - محمد شہاب الدین و برادران کلکتہ -

ضرورت رشتہ

محمد تقی پیدائشی احمدی عمر ۵۴ سال - میری بیوی ڈیڑھ سال ہوئے فوت ہوگئی ہے - مجھے ایک رشتہ کی ضرورت ہے خواہ مطلقہ یا بیوہ ہو -

جنرل مستری بندوقوں کی مرمت و ایمونیشن ڈیلر کی میری ذاتی دوکان اور ذاتی مکان ہے ضرورت مند احباب ہفتہ عشرہ میں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں - محمد تقی احمدی -

Mistry Mohd Taqi Ahmadi.
Near P.O. RAGAUL. P.S. ... Distt. Hamirpur. (U.P.)

منقولات

سوشلزم اور مذہب

(رشین ایمبیسی دہلی کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ سوویت جائزہ میں "قارئین کی نظر میں" کے مستقل کالم میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک سوال اور اس کا جواب درج کیا گیا ہے۔ اسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ (ایڈیٹر بدر)

جناب عالی،

سوویت ریویو (شمارہ ۱۸ و ۱۹) مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۷۹ء) میں "سوویت یونین میں مذہبی عقیدہ و عمل کی آزادی" کے عنوان کے تحت مواد پڑھ کر خوشی ہوئی جو قارئین کی نظر میں' کے کالم میں شائع ہوا تھا۔ مسلم مذہبی بورڈ کی ۳۰ ویں سالگرہ اور اس موقع پر منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس سے متعلق معلومات خوشگوار طور پر حیرت انگیز اور آنکھیں کھول دینے والی ہیں۔

تاہم' مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ اپنی روح و جوہر کے اعتبار سے مذہبی عقیدہ و عمل کی آزادی سے کچھ زیادہ ہی ہے' جس کی ضمانت سوویت آئین میں دی گئی ہے۔ یہ مذہبی تنظیم کی آزادی کے مرادف ہے۔ اور اگر کانفرنس کے موقع پر کی جانے والی تقاریر اور بعد میں ان کی اشاعت کو مدِ نظر رکھا جائے تو یہ مذہبی پروپیگنڈہ کی آزادی کے مرادف ہے۔

مارکسی لینن نظریہ کے ساتھ اس کی تطبیق کس طرح کی جا سکتی ہے؟

سوویت ریویو یا اس کے کسی قاری کی طرف سے نظریاتی اعتبار سے اور کمیونسٹ پارٹیوں کے عمل کی روشنی میں مذہب کے تئیں کمیونسٹ رویہ کی وضاحت کا ہم خیر مقدم کریں گے۔

بی۔ جان' دی۔ مینتھیو کوٹایم' کیرالا۔

سب سے پہلے یہ بات واضح طور پر سامنے رہنی چاہیئے کہ مارکسزم لینن ازم کوئی جامد عقیدہ نہیں بلکہ عمل کی رہنمائی کرنے والی ایک زندہ' سائنٹیفک تعلیم' عمل کی رہنمائی کرنے والا نظریہ ہے۔ یہ چیز' لینن کے الفاظ میں "اس فرق کی وضاحت کرتی ہے جو بورژوا جمہوریت پسندوں اور سوشل ڈیموکریٹوں کی طرف سے مذہب کے سوال کو پیش کرنے کے طریقے میں پایا جاتا ہے۔

"ہمارا پروگرام کُلّی طور پر سائنٹیفک اور اس سے بھی بڑھ کر' مادیت پسندانہ عالمی نقطۂ نظر پر مبنی ہے۔

"لیکن ہمیں کسی بھی صورت حال کے تحت مذہب کے سوال کو مجرد' عینیت پسندانہ انداز میں' طبقاتی جدوجہد سے بے تعلق ایک دانشورانہ سوال کے روپ میں پیش کرنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔"

لینن نے مزید کہا ہے: "ہمارے نزدیک زمین پر بہشت تعمیر کرنے کی خاطر ظلم و جبر کے شکار طبقات کی حقیقی معنوں میں انقلابی جدوجہد میں اتحاد کا معاملہ سماوی بہشت کے بارے میں پرولتاریہ کی رائے میں یکسانیت کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم ہے۔"
(لینن' مجموعۂ تصانیف' جلد ۱۰' صفحہ ۸۶)

بنی نوع انسان کے مقدرات کے لئے' خاص کر عالمی امن کو لاحق خطرہ اور اسلحہ سازی کی مسلسل دوڑ کے پس منظر میں' مشترکہ فکر مندی نے کمیونسٹوں اور مذہب پر اعتقاد رکھنے والے لوگوں کے لئے اشتراکِ عمل کے نئے مواقع پیدا کئے ہیں۔

مارکسی اور کمیونسٹ تحریک آج کی دُنیا میں مذہبی قوتوں اور نظریے کے رول کو حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھتی ہے۔ اپنی سرگرمیوں میں وہ اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہیں کہ آبادی کے وسیع حصے مذہب کے زیر اثر ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد کے زمانے میں کمیونسٹ تحریک کی ہر ایک اہم بین الاقوامی کانفرنس میں عیسائیوں کے ساتھ تعلق کا مسئلہ زیر بحث آیا ہے۔

کمیونسٹ تحریک بین الاقوامی امن کی استوار انداز میں حمایت کرتی رہی ہے' وہ اسے بنی نوع انسان کی ترقی کا ایک انتہائی اہم عامل تصوّر کرتی ہے۔ مختلف سماجی نظاموں کی حامل ریاستوں کے مابین پُر امن بقائے باہم کا اصول مارکسزم لینن ازم کا جزو لاینفک ہے۔

موجودہ مرحلے میں اس نے بین الاقوامی کشیدگی میں کمی کی شکل اختیار کر لی ہے۔

کیتھولک کلیسا نے ۲۳ ویں پوپ جان کے عہد کے آغاز سے ہی امن کی سرگرم وکالت شروع کر دی تھی۔ اس مسئلے کے تئیں کلیسا کے رویے کے نظریاتی اصولوں کی صورت گری "ہمارے دور میں امن" سے متعلق پاپائے روم کے اعلان میں کی گئی۔ پوپ پال چہارم نے بھی ان موقفوں کو برقرار رکھا۔ یہ بات باعث امتنان و تشکر ہے کہ موجودہ پوپ جان پال دوئم نے بھی اس میدان میں اپنے پیش روؤں کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔ اپنی ایک تقریر میں انھوں نے انسان کے اعلیٰ ترین حق یعنی زندگی کے حق کی براہ راست تائید و حمایت کی ہے۔ بہت سے پروٹسٹینٹ کلیسا' آرتھوڈاکس کلیسا' اور بہت سی بودھی' اسلامی اور دیگر مذہبی تنظیمیں بھی امن کی حمایت اور اسلحہ سازی کی دوڑ کی مخالفت کرتی ہیں۔

سماجی ترقی کے تئیں رویّہ کے بارے میں بھی مارکس وادیوں اور عیسائیوں کے مابین اشتراکِ عمل کی بنیادیں موجود ہیں۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران فرانس اور اٹلی سمیت متعدد مغربی ملکوں میں عیسائی مزدوروں اور ان کی تنظیموں نے ہڑتالوں میں اور اجارہ داریوں کے خلاف جدوجہد میں سرگرم حصّہ لیا ہے۔

لینن کے مفروضے کو آگے بڑھاتے ہوئے مارکس وادی بنی نوع انسان کو درپیش' اہم اور فوری نوعیت کے مسئلوں سے نمٹنے کے معاملے میں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ تعاون کی وکالت کرتے ہیں۔

(سوویت جائزہ دہلی ۲۰/۶/۷۹ ص ۳۵' ۳۶)

اخبارِ قادیان

o۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش تاحال امرتسر گکڑ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

o۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کی غرض سے پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے تھے ایک ماہ رہ کر مورخہ ۱۲/۷/۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں محترم موصوف کی اہلیہ محترمہ اپریشن کے بعد سے تاحال کمزور چلی آ رہی ہیں کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

o۔ مکرم عبدالسمیع صاحب انگلستان سے مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۱۵/۷/۷۹ کو قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

o۔ مکرم فیض احمد صاحب نانبائی کے ہاں مورخہ ۱۱/۷/۷۹ کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے نام طاہرہ بیگم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم فتح محمد صاحب نانبائی درویش کی پوتی ہے۔

ایک عزیز کی نمایاں کامیابی

عزیز منصور احمد چودھری ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب ناصر طالب علم سلیم ماڈل سکول لاہور نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۷۷۶ نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ روز نامہ مشرق لاہور اور بعض دیگر اخبارات نے عزیز کی تصویر دیتے ہوئے کامیابی کی خبر شائع کی ہے۔ مؤقر الفضل میں بھی یہ خبر درج ہوئی ہے۔

عزیز مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب درویش (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان) کا پوتا ہے۔ احباب اس ہونہار بچے کی مزید ترقیات کے لئے دُعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان۔

درخواست دُعا:۔ (۱) محترم عبدالحنان صاحب مقیم امریکہ کی صحت و عافیت اور جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے اور کاروبار میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۲)۔ مکرم دی عبدالرحیم صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بہن کوڈالی (کیرلہ) میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: رفیق احمد انسپکٹر تحریکِ جدید قادیان۔

کمیونسٹ نظریہ میں تبدیلی — بقیہ اداریہ صفحہ ۲

تفصیل تو آپ دریافت کئے گئے سوال کے جواب میں مکمل طور پر پڑھ لیں گے۔ مگر جواب کی پہلی ہی سطر ہماری بات کی تائید کرتی ہے یعنی یہ کہ مارکسزم اور کمیونسٹ کے پرانے نظریات میں اب حیرت انگیز رنگ کی تبدیلی آ چکی ہے جواب کی پہلی سطر اس طرح ہے :-

"سب سے پہلے یہ بات واضح طور پر سامنے رہنی چاہئے کہ مارکسزم لینن ازم کوئی جامد عقیدہ نہیں۔ بلکہ عمل کی راہنمائی کرنے والی ایک، زندہ سائنٹیفک تعلیم، عمل کی راہنمائی کرنے والا نظریہ ہے"۔

آگے چل کر اس سے بھی زیادہ واضح الفاظ میں جواب دہندہ نے لکھا ہے :-

"مارکسی اور کمیونسٹ تحریک آج کی دنیا میں مذہبی قوتوں اور نظریے کے رول کو حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھتی ہے اپنی سرگرمیوں میں وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہیں کہ آبادی کے وسیع حصے مذہب کے زیرِ اثر ہیں"۔

پھر اپنے قاری کی توجہ کو مارکسزم اور مذہب کے اصل موضوع سے بڑے ہی عجیب و غریب طریق سے ہٹا کر ترکِ اسلحہ کے چلتے موضوع کی طرف پھیرتے ہوئے لکھا ہے :-

"بہت سے پروٹسٹنٹ، کلیسا، آرتھوڈاکس کلیسا اور بہت سی بودھی، اسلامی اور دیگر مذہبی تنظیمیں بھی اس کی حمایت اور اسلحہ سازی کی دوڑ کی مخالفت کر رہی ہیں ..... سماجی ترقی کے تئیں رویّہ کے بارے میں بھی مارکس وادیوں اور عیسائیوں کے مابین اشتراکِ عمل کی بنیادیں موجود ہیں"۔

اسلحہ سازی کی دوڑ کو روکنے کے لئے اس وقت مذہب میں یقین رکھنے والے یا مذہب کا انکار کرنے والے سبھی متفق ہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے اس مسئلہ کو مذہب کے خلاف اس مہم کے ساتھ خواہ مخواہ جوڑ دیا گیا ہے جو ۱۹۰۹ء میں سربراہانِ مارکسزم و کمیونزم اس کو اپنا نصب العین بنا کر چلائی تھی۔ لیکن باوجود اس کوشش کے مذہب کو مٹا نہ سکے تب نہایت درجہ ناکام ہو جانے پر یہ لوگ اپنا پہلو بدل لینے پر مجبور ہو رہے ہیں اور مذہب پسند دنیا کے طبقہ سے رابطہ قائم کر رہے ہیں اور اس طرح اظہار کر رہے ہیں گویا وہ کسی وقت مذہب کے خلاف ایسے شدت پسند تھے ہی نہیں۔ لیکن جب تک ان لوگوں کے لیڈروں کی تحریریں موجود ہیں ان کے سابقہ عزائم یہ بات کہہ کر چھپائے نہیں جا سکتے کہ "مارکسزم لینن ازم کوئی جامد عقیدہ نہیں"۔ صاحب! جب مارکس اور لینن اُٹھے ہی اس مہم کو لے کر تھے کہ وہ مذہب کو دنیا سے مٹا کر رہیں گے دونوں کا نعرہ یہی تھا کہ دنیا سے مذہب مٹ جائے اور دہریت کا بول بالا ہو۔ اس کے برعکس اب کہا یہ جانے لگا ہے کہ

"مارکسی اور کمیونسٹ تحریک آج کی دنیا میں مذہبی قوتوں اور نظریے کے رول کو حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھتی ہے اپنی سرگرمیوں میں وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتی ہے کہ آبادی کے وسیع حصے مذہب کے زیرِ اثر ہیں"۔

کیوں نہ ہم یہ سمجھیں کہ مذہب کی شدید مخالفت بلکہ اس کو دنیا سے مٹانے کی مہم کا علم بلند کرنے والے مارکس اور لینن کی نظر حقیقت پسندانہ نہ تھی۔ بلکہ ان کے اپنے دماغ کے بعض خیالات تھے جن کو کچھ عرصہ تو زور اور جبر سے اپنے علاقہ میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی لیکن زمانہ کے جلد جلد بدلتے حالات نے ان کے تابعین پر حقیقت منکشف کر دی کہ مذہب کو مٹانے کی بات غلط ہے کیونکہ مذہب کی جڑیں نہایت ہی عمیق ہیں۔ یہ لامذہبیت ہی ہے جس پر مذہب کی جان یعنی خدا نے ہر زمانہ میں کاری ضربیں لگائیں۔ ممکن ہے گذشتہ زمانہ کی ضربوں سے منکرینِ مذہب انکار کر دیں لیکن اس زمانہ کی کاری ضرب تو سب کے سامنے ہے اور ان کا اپنا اعتراف اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الغرض یہ بات تو کمیونسٹ حلقوں نے تسلیم کر لی ہے کہ سماجی ترقی کے لئے انہیں دنیا کے مذہب پسند بڑے حصے کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ اسی طرح پرامن بقائے باہم کا اصول بھی انہیں اس بات پر مجبور کر رہا ہے کہ مارکس اور لینن کی طرح اس زمانہ کے مارکس وادی اور کمیونسٹ مذہب کے خلاف غالیانہ نظریات ہرگز نہیں رکھ سکتے اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف ہم آج کی گفتگو میں اپنے قارئین کرام کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ مارکسزم اور کمیونزم کے وہ نظریات جو مذہب کو دنیا سے یکسر مٹا کر اس کی جگہ لادینیت رائج کرنے کے تھے بالکل بدل گئے ہیں یا بلفظ دیگر کمیونزم نے مذہب کی مخالفت و معاندت میں پورا زور لگا دینے کے بعد اپنی شکست واضح رنگ میں قبول کر لی ہے۔!! اور یہی وہ بات ہے جسے سورۃ شوریٰ کی مذکورۃ الصدر آیت میں ایک ابدی صداقت کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؛

(محمد حفیظ بقاپوری)

مقالہ 'معبودِ حقیقی' کی آئندہ اقساط کے متعلق ضروری اعلان

مدرسہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات ہو چکی ہیں تبدیلی آب و ہوا کی خاطر خاکسار قادیان سے باہر جا رہا ہے۔ اُدھر زیر نظر پانچویں قسط کے ساتھ مقالہ کے پہلے تین باب مکمل ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد مقالہ کا نہایت اہم حصہ شروع ہو رہا ہے جس کی اشاعت کے وقت خاکسار کی ذاتی نگرانی ضروری ہے اس لئے اطلاعاً عرض ہے کہ آئندہ اقساط کی اشاعت خاکسار کی واپسی تک ملتوی رہے گی۔

احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل صحت اور سفر سے بخیریت واپسی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری)

درخواست دعا: خاکسار کے والد صاحب کے گھٹنوں میں کچھ عرصہ سے تکلیف ہے۔ کامل شفا یابی کے لئے نیز خاکسار کے بھائی شوکت علی کے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ظہیر احمد حیدر آبادی

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
ویرائٹی
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONE NO 52325 / 52686 P.P
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور پرشیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈرز سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

بذریعہ بنک M.T. مرسلہ رقوم کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ بیرونی جماعتوں کو اپنے چندہ جات کی رقوم بذریعہ اسٹیٹ بنک اور پنجاب نیشنل بنک مرکز میں بھجوانے کی سہولت ہے اس لئے اکثر جماعتیں اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اس سلسلہ میں سیکرٹریانِ مال مہربانی فرماکر آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسی رقوم بنک میں جمع کرانے کے بعد بینک سے حاصل کردہ (M.T. سلپ) بنک سلپ مع تفصیل مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوانے کے علاوہ اس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی ضرور بھجوا دیا کریں تاکہ بلا مزید تاخیر ایسی رقوم متعلقہ جماعت کے حساب میں محسوب ہو سکیں نیز بنک سلپ کی پشت پر مندرجہ ذیل تفصیل بھی لکھی جائے۔

(۱) تاریخ (۲) رقم جمع کرانے والے دوست کا نام (۳) رقم (۴) جماعت کا نام
(۵) بینک کی شاخ کا نام

کیونکہ بعض ایسی M.T. سلپس سامنے آئی ہیں جن پر بینک کی مہر نہیں ہوتی۔ (حالانکہ ایسی مہر ضرور ہونی چاہیئے) یا مہر صاف نہ ہونے کی وجہ سے اندراجات پڑھے نہیں جاتے اور اس طرح چندہ جات کی رقوم متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب کرنے میں غیر ضروری تاخیر ہو جاتی ہے اُمید ہے سیکرٹریانِ مال آئندہ ان امور کا خیال رکھیں گے۔ شکریہ

ناظر بیت المال آمد قادیان

عہدیدارانِ مال توجہ فرمائیں!

جملہ عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ آئندہ مرکز میں چندہ جات کی رقوم بھجواتے وقت چندہ جات کی تفصیل مکرم محاسب صاحب کی خدمت میں بھجوانے کے علاوہ اس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی بھجوا دیا کریں تاکہ نظارت ہذا اس بات کی نگرانی کر سکے کہ جماعتوں کی طرف سے مرسلہ تفصیل کے مطابق چندہ جات کی رقوم داخلِ خزانہ ہو رہی ہیں کیونکہ بعض اوقات جماعت کی طرف سے مرسلہ تفصیل ضائع ہو جانے کی وجہ سے نظارت ہذا اور متعلقہ جماعت کو بھی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ اس پریشانی کے ازالہ کے لئے یہی ایک صورت ہے کہ دفتر محاسب اور دفتر بیت المال آمد دونوں کو تفصیل بھجوائی جائے اُمید ہے کہ آئندہ عہدیداران مال اس امر کا خیال رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین:۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

(۱) مورخہ ۹ رجون ۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد سراج الدین صاحب قمر کو ۵ لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ کا پوتا اور مکرم محمد مسلم صاحب عنبر نبیدرہ ضلع سیوان (بہار) کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین و خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

مکرم سراج الدین صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں رقوم ادا فرمائی ہیں:۔

(۱) صدقہ ۵۱/ روپے (۲) اعانتِ بدر ۱۵/ روپے (۳) شادی فنڈ ۲۴/ روپے
(۴) درویش فنڈ ۱۰/ روپے۔ میزان ۱۰۰/ روپے

خاکسار: فیروز الدین انور سیکرٹری مال کلکتہ

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دینا مت بھولئے

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیثِ نبویّہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین:۔

نظامِ وصیّت

اور نئے سال میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

صدر انجمن احمدیہ کے نئے مالی سال میں جہاں تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔ تنظیم۔ تعلق باللہ کے کاموں میں جماعتِ احمدیہ نے جد و جہد کرنی ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر موصی کو اور جملہ عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ بھی چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظامِ وصیّت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے رشتہ داروں اور ہر احمدی مرد اور عورت کے ذہن نشین کرائیں اور ہر احمدی کو وصیت کرنے کی پُر زور تحریک کریں۔ عہدیدارانِ جماعت اس غرض کی بجا آوری کرتے ہوئے رسالہ الوصیت کا مردوں اور عورتوں میں درس کا انتظام کریں۔ ہر جماعت میں اس سال موصیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہونا چاہیئے جماعتیں وصیت کرانے کی غرض سے فارم وصیت دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے طلب کر سکتی ہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے!